23420 ـ كيا شادى سے قبل محبت كرنا افضل ہے

سوال

كيا اسلام ميں محبت كى شادى زيادہ كامياب ہے يا والدين كا اختيار كردہ رشتہ ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

محبت كى شادى مختلف ہے ، اگرتوطرفين كى محبت ميں اللہ تعالى كى شرعى حدود نہيں توڑى گئيں اورمحبت كرنے والوں نے كسى معصيت كا ارتكاب نہيں كيا تو اميد كى جاسكتى ہے كہ ايسى محبت سے انجام پانے والى شادى زيادہ كامياب ہوگي ، كيونكہ يہ دونوں كى ايك دوسرے ميں رغبت كى وجہ سے انجام پائي ہے ۔

جب كسى مرد كا دل كسى لڑكى سے معلق ہو جس كا اس كا نكاح كرنا جائز ہے يا كسى لڑكى نےكسى لڑكے كو پسند كرليا ہو تو اس كا حل شادى كے علاوہ كچھ نہيں كيونكہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

(دو محبت كرنے والوں كے ليے ہم نكاح كى مثل كچھ نہيں ديكھتے) ۔

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1847) بوصيرى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح كہا ہے اورعلامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے بھى السلسلۃ الصحيحۃ (624) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے ۔

سنن ابن ماجہ كے حاشيہ ميں سندھى رحمہ اللہ تعالى كا كہتے ہيں :

نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان :

(دو محبت كرنے والوں كے ليے ہم نكاح كى مثل كچھ نہيں ديكھتے)

يہاں پر لفظ " متحابين " تثنيہ اورجمع دونوں كا احتمال ركھتا ہے ، اورمنعى يہ ہوگا : اگرمحبت دو كے مابين ہو تو نكاح جيسے تعلق كے علاوہ ان كے مابين كوئي اورتعلق اوردائمى قرب نہيں ہوسكتا ، اس ليے اگر اس محبت كے ساتھ ان كے مابين نكاح ہو تو يہ محبت ہر دن قوى اور زيادہ ہوگى ۔ انتہى ۔

اوراگرمحبت كى شادى ايسى محبت كے نتيجہ ميں انجام پائي ہو جو غيرشرعى تعلقات كى بناپرہو مثلا اس ميں لڑكا

اورلڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں ایک دوسرے سے خلوت کرتے رہیں اوربوس وکنار کریں اوراس طرح کے دوسرے حرام کام کے مرتکب ہوں ، تویہ اس کا انجام برا ہی ہوگا اوریہ شادی زیادہ دیر نہیں چل پائے گی ۔

کیونکہ ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتےہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پررکھی ہے جس کا ان کی ازدواجی زندگي پر اثر ہوگا اوراللہ تعالی کی طرف سے برکت اورتوفیق نہیں ہوگی ، کیونکہ معاصی کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے ۔

اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھا رکھے ہیں کہ اس طرح کی محبت جس میں شرعی مخالفات پائي جائیں کرنے سے شادی زیادہ کامیاب اور دیرپا ثابت ہوتی ہے ۔

پھر یہ بھی ہے کہ دونوں کے مابین شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک اورشبہ میں ڈالیں گے ، توخاوند یہ سوچے گا کہ ہوسکتا ہے جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اورسے بھی تعلقات رکتھی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے ۔

اوراسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اورشک کرے گی کہ جس طرح میرے ساتھ اس کے تعلقات تھے کسی اورکسی لڑکی کے ساتھ بھی ہوسکتے ہیں اورایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے ۔

تو اس طرح خاوند اوربیوی دونوں ہی شک وشبہ اورسوء ظن میں زندگی بسر کریں گے جس کی بنا پر جلد یا دیر سے ان کے ازدواجی تعلقتا کشیدہ ہو کر رہیں گے ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی پریہ عیب لگائےاوراسے عار دلائے اوراس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے اوراس پر راضي رہی جواس پر طعن وتشنیع اورعارکاباعث ہو گا اوراس وجہ سے ان کے مابین حسن معاشرت کی بجائے سوء معاشرت پیدا ہوگی ۔

اس لیے ہمارے خیال میں جوبھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنا پر انجام پائے گي وہ غالبا اورزیادہ دیرکامیاب نہیں رہے گی اوراس میں استقرار نہیں ہوسکتا ۔

اوروالدین کا اختیار کردہ رشتہ نہ تو سارے کا سارا بہتر ہے اور نہ ہی مکمل طور پربرا ہے ، لیکن اگر گھروالے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اوربہتر انداز کا مظاہرہ کریں اور عورت بھی دین اورخوبصورتی کی مالک ہو اورخاوند کی رضامندی سے یہ رشتہ طے ہو کہ وہ اس لڑکی سے رشتہ کرنا چاہے تو پھر یہ امید ہے کہ یہ شادی کامیاب اور دیرپا ہوگی ۔

اوراسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو یہ اجازت دی اوروصیت کی ہے کہ اپنی ہونے والی منگیتر کو

دیکھیے :

مغیرہ بن شعبہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اسے دیکھ لو کیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرار کا باعث بنے گا)

سنن ترمذي حدیث نمبر (1087) سنن نسائي حدیث نمبر (3235) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن کہا ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتےہیں کہ (ایسا کرنا تمہارے درمیان زیادہ استقرار کا باعث ہوگا) کا معنی یہ ہے کہ اس سے تمہارے درمیان محبت میں استقرار پیدا ہوگا اورزیادہ ہوگي ۔

اوراگر گھروالوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اورصحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن خاوند اس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اوراس میں استقرار نہیں ہوگا ، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ چیز غالبا دیرپا ثابت نہیں گی ۔

واللہ اعلم .